علم اور علماء کی فضیلت

سید باچا آغا
لیکچرار گورنمنٹ ڈگری کالج کوئٹہ

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

یرفع اللّٰہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم درجت ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ بلند کرتا ہے ان لوگوں کے (رتبے) جو تم میں سے ایمان لائے ۔ اور ان کے جو علم دیئے گئے ہیں (ان پر جو ایمان لائے اور عالم نہیں ہیں)۔

ایک دوسری جگہ ارشاد فرماتے ہیں: قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین لا یعلمون۔ ترجمہ: اے رسول اللہ ﷺ آپ فرما دیجئے کیا برابر ہیں جو علم نہیں رکھتے اور وہ جو علم رکھتے ہیں۔

مذکورہ دونوں آیات کا مطلب یہ ہے کہ اہل علم کا مرتبہ غیر اہل علم سے بڑا ہے، اور صحیح حدیث میں ہے کہ:

طلب العلم فریضة علی کل مسلم۔ علم کا طلب کرنا فرض ہے ہر مسلمان پر (خواہ وہ مرد ہو یا عورت)۔

اب یہ واضح ہے کہ فرض کا چھوڑنا گناہ کبیرہ ہے اور جس کام کا کرنا بندہ پر فرض ہے اس کام کے کرنے کا طریقہ سیکھنا بھی اس کے ذمے فرض ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ "والذین اوتو العلم درجت" کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

یرفع اللّٰہ المؤمن العالم علی المؤمن غیر العالم، ورفعة الدرجات تدل علی الفضل ۔

اللہ تعالیٰ مومن عالم کو مومن غیر عالم پر فضیلت عطا فرماتے ہیں اور درجات کی رفعت علم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے۔ والمراد بالعلم العلم الشرعی اور یہاں علم سے مراد علم شرعی ہے(۱)۔

امام فخر الدین رازیؒ "وعلم آدم الاسماء کلھا" کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ: یہ آیت علم کی فضیلت پر دلالت کرتی ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی تخلیق میں اپنی حکمت کے کمال کو صفت علم کے ذریعے ظاہر فرمایا اگر علم سے اشرف کوئی شے ہوتی تو "لکان من الواجب اظھار فضله بذلك الشی" یعنی پھر ضروری ہوتا اظہار کرنا اس شے کے ذریعے اپنے فضل کا۔

مگر اللہ تعالیٰ نے علم کی نعمت کو اپنے فضل کے اظہار کے لئے منتخب فرما کر علم کے اشرف و افضل ہونے کو واضح فرمایا(۲)۔

ایک جگہ ارشاد خداوندی ہے: فاحتمل السیل زبداً رابیاً۔

اس آیت کے متعلق بعض مفسرین نے فرمایا ہے کہ سیل سے مراد یہاں علم ہے حق تعالیٰ نے علم کو پانچ وجوہ کے سبب پانی سے تشبیہ دی ہے۔

۱) ان المطر ينزل من السماء كذالك العلم من السماء۔ بارش آسمان سے اترتی ہے اسی طرح علم بھی آسمان سے اترتا ہے۔

۲) ان صلاح الارض بالمطر فاصلاح الخلق بالعلم۔ بے شک زمین کی درستگی بارش سے ہوتی ہے پس مخلوق کی اصلاح علم سے ہوتی ہے۔

۳) ان الزرع والنبات لايخرج بغير المطر كذالك الاعمال والطاعة لاتخرج بغير العلم۔ بے شک کھیتی اور پودے بغیر بارش کے نہیں نکلتے اسی طرح اعمال اور اطاعت بغیر علم کے نہیں نکلتے۔

٤) ان المطر فرع الرعد والبرق كذلك العلم، فإن العلم فرع الوعد والوعيد ۔ بارش کڑک اور بجلی کی فرع ہے اسی طرح علم فرع ہے وعد اور وعید کی۔

٥) ان المطر نافع وضار كذلك العلم نافع وضار۔

بے شک بارش نافع بھی ہے اور نقصان دہ بھی اسی طرح علم نافع بھی ہے اور نقصان دہ بھی۔ نافع لمن عمل به وضار لمن لم يعمل به۔ علم پر عمل کرنے والوں کے لئے علم نفع مند ہوتا ہے اور علم پر عمل نہ کرنے والوں کے لئے نقصان دہ ہوتا ہے (۳)۔

امام رازیؒ فرماتے ہیں کہ:

فان الله تعالیٰ وصف العلماء فی كتاب بخمس مناقب یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں علماء کے پانچ مناقب بیان فرمائے ہیں۔

۱) **الايمان** ...... جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ﴿والراسخون فی العلم يقولون آمنا به﴾
اور جو لوگ علم میں پختہ کار ہیں یوں کہتے ہیں کہ ہم اس پر یقین رکھتے ہیں۔

۲) التوحید والشہادۃ...... جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ﴿شهد الله انه لااله الا هو والملئكة واولوا العلم﴾
گواہی دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی کہ بجز اس کی ذات کے کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں ہے اور فرشتوں نے بھی اور اہل علم نے بھی۔

۳) **البكاء** ...... جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ﴿يخرون للاذقان يبكون ويزيدهم خشوعا﴾
اور تھوڑیوں کے بل گرتے ہیں روتے ہوئے اور یہ قرآن ان کا خشوع بڑھا دیتا ہے۔

۴) **الخشوع** ...... جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ﴿ان الذين اوتوا العلم من قبله اذا يتلى عليهم يخرون للاذقان سجداً﴾.

۵) **الخشيت** ...... جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے: ﴿انما يخشى الله من عباده العلماء﴾.
خدا سے اس کے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں (۴)۔

جب کہ علامہ شامیؒ اس سلسلے میں فرماتے ہیں کہ جس شخص کی موت طالب علمی کے زمانہ میں ہو اس کو شہادت کی موت نصیب ہوگی۔ طالب علم کی حالت میں موت شہادت ہے اگر چہ پورا انہاک نہ ہو۔

ان كان له اشتغال به تاليفاً اور تدريساً اور حضوراً فيما يظهر ولو كل يوما درسا وليس المراد الانهماك (٥)۔

علم کے ساتھ اشتغال کا مفہوم یہ ہے کہ خواہ تالیف کا سلسلہ ہو یا تدریس کا۔ یا صرف کسی درس میں شامل ہوتا ہو اگر چہ ایک دن میں ایک ہی درس ہو یعنی انہماک مراد نہیں۔

یہاں سے تو علماء اور علم کی فضیلت اور اس کا ضروری ہونا ثابت ہوا۔لیکن فضیلت علم کا منشاء یہ ہے کہ اس کے ساتھ عمل ہو۔ کیونکہ عبادت بغیر علم کے نہیں ہو سکتی اور جو ہوتی ہے وہ عبادت کی محض صورت ہوتی ہے۔علم سے مراد یہ بھی نہیں کہ محض الفاظ کی صحت کر لی ہو اور ان کا ترجمہ جانتا ہو بلکہ علم ایک نور ہے جس کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

((وجعلنا له نورا يمشي به فی الناس)) اور ہم نے بنا دیا اس کے لئے ایک نور جس کو وہ لوگوں کے درمیان لئے پھرتا ہے۔

یعنی حقیقی علم وہ ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل ہو اور وہ بدون عمل کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ پس علم بدون عمل کے جہالت ہے. علمے که راه حق نه نماید جهالت است

علم چه بود آنکه ره بنما یدت　　　زنگ گمراهی زدل بزدا یدت

این هوسها از سرت بیرون کند　　　خوف و خشیت در دلت افزون کند

علم نبود غیر علم عاشقی　　　مابقی تلبیس ابلیس شقی

علم چون بر دل زنی یارے بود　　　علم چون برتن زنے مارے بود

یعنی علم وہ ہے جو تیری رہنمائی کر سکے اور دل سے گمراہی کا زنگ دور کر سکے۔خواہشات نفسانی دماغ سے نکال باہر کرے، دل میں خوف و خشیت کا اضافہ کرے، علم فی الحقیقت علم عشق ہے اور اس کے ماسوا بدبخت شیطان کے مکروہ فریب ہیں۔علم جب دل میں پیوست ہوگا دوست اور مفید ہوگا اور جب بدن اور ظاہری جوارح واعضاء تک محدود رہے گا وہ مثل سانپ ہوگا یعنی سراسر مضر اور نقصان دہ ہوگا (۶)۔

اس سلسلے میں ملا علی قاریؒ فرماتے ہیں:

من عصى الله فهو جاهل لأن العلم اذالم يكن مورثا للعمل فليس علما فی الشريعة (۷)۔ اللہ کا ہر نافرمان جاہل ہے کیونکہ جو علم سبب عمل نہ ہو وہ شریعت میں علم نہیں۔

علم آن باشد که بکشاید رهے　　　راه آن باشد که پیش آید شهے

علم وہ ہے جو عمل کا راستہ کھول دے اور راستہ وہ ہے جو حق تعالیٰ تک پہنچا دے۔علامہ آلوسیؒ هل يستوى الذين يعلمون کی تفسیر اس طرح فرماتے ہیں:فيتجلون بمقتضى علمهم اوروالذين لايعلمون کی تفسیر بمقتضى جهلهم وضلالهم سے فرمائی ہے۔یعنی اہل علم وہ ہے جو اپنے علم کے مقتضی پر عمل کرتے ہیں اور جاہل وہ ہیں جو جہل کے مقتضی پر عمل کرتے ہیں (۸)۔

حق تعالیٰ علم کے فضائل کو بیان فرما کر آگے ارشاد فرماتے ہیں:

فيجازيكم عليه ۔ پس تم کو ان اعمال کی جزا ملے گی، اس آیت کے اندر عمل کے اہتمام کی ترغیب دی گئی ہے۔فيه ترغيب لمن عمل وتهديد لمن لم يتمثل الامر واستكرهه (۹)۔

اس آیت میں عمل کی ترغیب ہے اور ڈانٹ ہے ان لوگوں پر جو عمل اور اطاعت نہیں کرتے اور امتثال امر کو ناگوار سمجھتے ہیں۔

حواشی

(۱) فتح الباری: ۱/۱۴۱۔ (۲) تفسیر کبیر: ۲/ ۱۹۸۔ (۳) کشکول معرفت، حکیم مولانا محمد اختر، ص: ۲۹۰۔ (۴) تفسیر کبیر: ۲/ ۱۹۶۔ (۵) شامی: ۱/ ۶۷۳۔ (۶) شریعت و طریقت، مولانا اشرف علی تھانویؒ، ص: ۳۹۱۔ (۷) مرقاۃ: ۴/ ۳۳۳۔ (۸) روح المعانی: ۲۳/ ۲۴۶۔ (۹) تفسیر مظہری: ۹-۱۰/ ۲۲۴-۲۲۵۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انجمن کا میمورنڈم

ترتیب:۔ علامہ عبدالحق مجاہد
صدر انجمن انوار الاسلام رجسٹرڈ ملتان

انجمن کا نام...

انجمن کے مرکز دفتر کا پتہ...

....

انجمن کے اغراض ومقاصد:۔

1۔قرآن پاک،احادیث رسول اللہ ﷺ،فقہ اسلامی ودیگر علوم عربیہ اسلامیہ کی بلا معاوضہ تعلیم دینا۔

2۔دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ حسب استطاعت عصری تعلیم وفنی تعلیم کا بھی اہتمام کرنا۔

3۔بچوں کی تعلیم کے ساتھ ساتھ تعلیم بالغاں کا بھی اہتمام کرنا اس کے لئے قران وحدیث کی تبلیغ کے حلقے قائم کرنا وفرقہ وارانہ اختلافات سے بالاتر رہ کر دینی،اصلاحی،تبلیغی پمفلٹ ورسائل مفت تقسیم کرنا۔اوراتحاد امت کے لئے کوشش کرنا۔

4۔معاشرہ کے غریب ونادار بچوں کے لئے قیام،طعام،علاج،بستر،چارپائی،کتب،قلم،دوات ودیگر ضروریات کا مفت انتظام کرنا۔

5۔عوام الناس سے صدقات واجبہ،صدقات نافلہ،(زکواۃ،عشر،فطرانہ،چرم قربانی،ماہانہ چندہ وغیرہ) وصول کرنا اورآمد وصرف کا باقاعدہ وباضابطہ حساب وکتاب رکھنا اورمجلس عاملہ کے طے کردہ طریقہ پر اسے صحیح مصرف پر خرچ کرنا۔

6۔حسب ضرورت ادارہ کی تعمیرات ومرمت کرانا۔اوراس کی توسیع کے لئے کوشش کرنا۔

7۔مختلف مقامات پر جہاں دینی تعلیم کی ضرورت ہواورانجمن کے پاس گنجائش بھی ہوشاخیں قائم کرنا۔

8۔یہ انجمن خالصتاً غیر سیاسی ہوگی۔اورنان کمرشل ہوگی۔فرقہ واریت سے بالاتر رہے گی اس کے قیام کا مقصد محض رضائے الٰہی ہے

9۔اس انجمن کا الحاق وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ہوگا۔اورنصاب تعلیم بھی وفاق ہی سے جاری کیا جائے گا۔

10۔انجمن کے اداروں کے اندر موجود مساجد کی ہمہ قسم کی ضروریات پورا کرنا اورمساجد سے متعلقہ عملہ کا تقرر کرنا۔

....

فہرست اراکین مجلس عاملہ انجمن ھذا

نمبر شمار	نام مع ولدیت	مکمل پتہ مع شناختی کارڈ نمبر	قوم	پیشہ	عہدہ	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						

فہرست ممبران وعہدیداران مجلس عاملہ

برائے سال.................................

نمبر شمار	نام مع ولدیت وشناختی کارڈ نمبر	پتہ	قوم	پیشہ	عہدہ	دستخط
1						
2						
3						
4						
5						
6						
7						

●●●●●● انجمن کے قواعد وضوابط ●●●●●●

دفعہ نمبر1

انجمن............................کا نظم ونسق چلانے کے لئے ایک جنرل باڈی ہوگی جو مجلس عاملہ (ایگزیکٹو کمیٹی) کا انتخاب کرے گی۔ جنرل باڈی ومجلس عاملہ مل کر انجمن ہذا کا نظم ونسق چلائے گی۔

دفعہ نمبر2

جنرل باڈی انجمن ہذا کی ایک جنرل باڈی ہوگی۔ جسے مجلس شوریٰ کہا جائے گا۔ اس کی تعداد تیرہ تا پندرہ افراد پر مشتمل ہوگی۔

الف:۔ مجلس شوریٰ کا وہی شخص رکن بن سکے گا جو پابند صوم وصلوٰۃ ہوگا صحیح العقیدہ ہوگا۔ اس کا ذہنی توازن درست ہوگا۔ صائب الرائے ہوگا محض رضائے الٰہی کے لئے شمولیت اختیار کرے گا اس کا کوئی سیاسی تجارتی یا شہرت پانا مقصد نہ ہوگا۔ ابتداء میں ان اراکین کا انتخاب بانی انجمن کریں گے۔

ب:۔ مجلس شوریٰ کا سال میں ایک اجلاس لازمی ہوگا۔ جس میں وہ مجلس عاملہ کی کارکردگی کا جائزہ لیں گے اور آئندہ کے لئے اپنے اعتماد کا اظہار کرے گی۔ بوقت ضرورت عہدیداران کو تبدیل کر سکے گی۔ سالانہ آمد وصرف کے حساب کا جائزہ لے گی۔ اور اسے آڈٹ کرانے کے لئے آڈیٹر کا انتخاب کرے گی۔

ج:۔ مجلس شوریٰ کے سالانہ اجلاس کے لئے کم از کم آٹھ روز قبل ایجنڈا ممبران تک پہنچا دیا جائے گا۔ ہنگامی اجلاس اس سے کم وقت کے نوٹس پر بھی بلایا جا سکتا ہے۔

د:۔ مجلس شوریٰ انجمن میں اصل قوت حاکمہ ہوگی۔ اور ایک سال کے لئے مجلس عاملہ کا تقرر کرے گی۔ ہر سال مجلس عاملہ کی کارکردگی کا جائزہ لے کر اسے آئندہ کے لئے بحال یا تبدیل کرنے کا اختیار رکھے گی۔ مجلس عاملہ میں مہتمم، نائب مہتمم، جنرل سیکرٹری، جوائنٹ سیکرٹری، خازن، عہدہ دار، متصور ہوں گے۔

ر:۔ مجلس شوریٰ کا کورم دو تہائی افراد پر مشتمل ہوگا۔ کورم کم ہونے کی صورت میں اجلاس ملتوی ہو جائے گا۔

ز:۔ مجلس شوریٰ انجمن کی تمام املاک کی مالک متصور ہوگی اور ہر قسم کے تصرف کا اختیار رکھے گی۔ کسی بھی جائیداد کو خریدنے، فروخت کرنے کا اختیار مجلس شوریٰ کو حاصل ہوگا جسے وہ اپنے اجلاس میں طے کرے گی اور خرید وفروخت کے لئے اپنا با اختیار نمائندہ مقرر کرے گی۔

س:۔ مجلس شوریٰ کو شرعی حدود کے اندر انجمن کے قوائد وضوابط میں دو تہائی اکثریت کے ووٹ سے ترمیم کا اختیار حاصل ہوگا۔البتہ اغراض ومقاصد میں اس قسم کی ترمیم کا حق نہیں ہوگا جس سے قیام انجمن کے مقاصد ہی فوت ہو جائیں۔

ص:۔ کسی ممبر کے فوت ہو جانے یا برطرف کیے جانے پر نئے ممبر کا انتخاب مجلس شوریٰ کے اختیار میں ہوگا۔اسی طرح کسی بھی ممبر کو جو انجمن کے مقاصد کے حصول میں رکاوٹ ہو اور مضرت رساں ہو خارج کرسکے گی۔

دفعہ نمبر3 مجلس عاملہ

الف:۔ مجلس عاملہ کا انتخاب جنرل باڈی (مجلس شوریٰ) کرے گی جس کی تعداد سات ممبران پر مشتمل ہوگی جس میں مہتمم، نائب مہتمم جنرل سیکرٹری، (ناظم اعلیٰ) جوائنٹ سیکرٹری (ناظم) خزانچی عہدیدار ہوں گے، جو مطابق دستور اپنے اختیارات استعمال کریں گے۔

ب:۔ مجلس عاملہ کو سال کے دوران وہ تمام اختیارات حاصل ہونگے جو مجلس شوریٰ کے ہیں۔

ج:۔ مجلس عاملہ کا اجلاس مہتمم کم از کم تین روز کے نوٹس پر طلب کریں گے۔البتہ ہنگامی اجلاس فوری طور پر بھی بلایا جاسکے گا۔

د:۔ مجلس عاملہ کا کورم بھی دو تہائی ہوگا۔اور تمام فیصلے کثرت رائے سے ہونگے۔

ر:۔ انجمن کا تمام حساب وکتاب مجلس عاملہ کے پاس ہوگا آمد وصرف کو آڈٹ کرانا مجلس عاملہ کی ذمہ داری ہوگی۔

دفعہ نمبر4 عہدے داران

انجمن میں پانچ عہدے دار ہوں گے مہتمم، نائب مہتمم، جنرل سیکرٹری، (ناظم اعلیٰ)، جوائنٹ سیکرٹری (ناظم) خزانچی۔

دفعہ نمبر5 عہدے داران کے اختیارات

مہتمم **الف:۔** مہتمم صاحب مجلس عاملہ کے سربراہ ہوں گے۔اور تمام انتظامی اختیارات استعمال کریں گے۔

ب:۔ طلباء کا داخلہ خارجہ مہتمم صاحب کے اختیار میں ہوگا اسی طرح اساتذہ ودیگر عملہ کا تقرر تنزل اخراج ترقی بمشورہ مجلس عاملہ مہتمم کے اختیار میں ہوگا۔

ج:۔ مجلس شوریٰ سے بجٹ منظور ہونے کے بعد خرچہ کے تمام بلوں کی منظوری مہتمم دیں گے مبلغ 5 صد روپے تک مفاد انجمن میں حسب صوابدید خود خرچ کرسکیں گے۔

د:۔ مجلس شوریٰ وعاملہ کے اجلاسوں کی صدارت کریں گے ہنگامی حالات میں اجلاس ملتوی کریں گے۔اجلاسوں کی تاریخوں کا تعین کریں گے۔

ر:۔ مہتمم کو اختیار حاصل ہوگا کہ وہ اپنا کوئی بھی اختیار کسی رکن کے سپرد کردیں۔

ز:۔ بانی انجمن ہی اگر مہتمم مقرر کئے گئے ہوں تو انہیں تاحیات بلا عذر شرعی واخلاقی وقانونی اس عہدے سے برطرف نہیں کیا جاسکے گا۔

س:۔ مہتمم کو اختیار ہوگا کہ وہ ناظم تعلیمات اور صدر مدرس کا تقرر کرسکے۔اور بوقت ضروریات تبدیل کرسکیں۔

نائب مہتمم مہتمم کی عدم موجودگی میں نائب مہتمم قائم مقام مہتمم ہونگے۔البتہ عملہ کی تقرر وتنزل کا اختیار نہیں ہوگا۔مہتمم کی موجودگی میں ان تمام فرائض کو سرانجام دینے کے پابند ہوں گے جو مہتمم کی طرف سے انہیں تفویض کئے جائیں گے۔

جنرل سیکرٹری (ناظم اعلیٰ) **الف:۔** انجمن کے مرکزی دفتر کے انچارج ہوں گے، تمام ریکارڈ ڈبل لاک میں رہے گا ایک چابی مہتمم اور ایک چابی جنرل سیکرٹری کے پاس ہوگی۔

ب:۔ مہتمم مدرسہ کی ہدایت پر اجلاسوں کا ایجنڈا جاری کریں گے۔ **ج:۔** انتظامی امور میں مہتمم مدرسہ سے مکمل تعاون کریں گے۔

د:۔ مبلغ دوصد روپے تک روپے ایک وقت میں ہنگامی ضرورت کے لئے جنرل سیکرٹری خرچ کرسکیں گے۔

ر:۔ مبلغ 200 روپے تک بلوں کی منظوری دے سکیں گے۔

جوائنٹ سیکرٹری جنرل سیکرٹری کی عدم موجودگی میں قائم مقام ہوں گے۔

خزانچی **الف:۔** آمد وصرف کا تمام حساب کتاب خزانچی کے پاس ہوگا۔رجسٹرات ووچرات ودیگر ضروری کاغذات کی تکمیل کے لئے جو محاسب مقرر کیے جائیں گے ان کے کام کی نگرانی بذمہ خزانچی ہوگی۔

ب:۔ انجمن کا اکاؤنٹ کسی بھی منظور شدہ بنک میں کھولا جائے گا اور سرمایہ کی برآمدگی مہتمم وخزانچی کے مشترکہ دستخطوں سے ہوگی۔ البتہ خزانچی کی عدم موجودگی میں دوسرا نام جنرل سیکرٹری کا دیا جائے گا۔چیک پر مہتمم کے دستخط لازمی ہوں گے خزانچی یا جنرل سیکرٹری دونوں میں سے کسی ایک کے دستخط شامل ہونے سے سرمایہ کی برآمدگی ہوگی۔

ج:۔ مبلغ دوصدروپے تک ایک وقت میں ہنگامی ضرورت کے لئے خزانچی خرچ کرسکیں گے۔

د:۔ مجلس شوریٰ کے طے کردہ طریقہ پر آمدوصرف کے حسابات کو آڈٹ کرانا خزانچی کی ذمہ داری ہوگی۔

دفعہ نمبر6 آئین میں ترمیم:۔ بوقت ضرورت مجلس شوریٰ قواعد وضوابط میں ترمیم کرسکتی ہے۔ بشرطیکہ وہ ترمیم سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ 1860ء ترمیمی آرڈیننس X11 مجریہ 2005ء کے عین مطابق ہو۔ اگر کوئی ترمیم کی گئی تو اس کی اطلاع محترم رجسٹرار صاحب جوائنٹ سٹاک کمپنیز کو ایک ماہ کے اندر اندر کرنا لازمی ہوگی۔ اور مطابق قانون اس کی فیس ادا کرنا ہوگی۔

دفعہ نمبر7 آمدن کے ذرائع:۔ انجمن کے ذرائع محض بتوکل علی اللہ ہوں گے ذرائع آمدنی میں زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرانہ، چرم قربانی، منت کی رقوم، فدیہ، ہدایا، شامل ہوں گے۔ اگر کسی فرد یا جماعت کی طرف سے کوئی ایسی مشروط امداد کی پیش کش کی گئی جس سے انجمن کے اغراض ومقاصد کے متاثر ہونے کا خطرہ ہو تو مسترد کردی جائے گی حکومت سے مالی امداد کے لئے درخواست نہیں کی جائے گی، البتہ اگر حکومت ازخود امداد کرنا چاہے تو قبول کی جائے گی۔

دفعہ نمبر8 ممبران کا اخراج:۔ مجلس شوریٰ وعاملہ کے ممبران سے ہمیشہ توقع وابستہ ہوگی کہ وہ مفاد انجمن میں کام کریں گے۔ خدانخواستہ اگر کوئی ممبر فاتر العقل ہو جائے یا نعوذ باللہ مذہب اسلام چھوڑ دے یا انجمن کے امور میں دلچسپی لینا چھوڑ دے اور بلا عذر مسلسل تین اجلاسوں میں شرکت نہ کرے یا کسی ایسے مقدمہ یا غیر اخلاقی کام میں ملوث ہو جائے جس سے انجمن کے مفاد کے مجروح ہونے کا خطرہ ہو تو مجلس شوریٰ اسے دوتہائی اکثریت سے خارج کرسکے گی۔

دفعہ نمبر9 انجمن کے اجلاس:۔ مجلس شوریٰ کا سالانہ اجلاس سال میں ایک دفعہ ہوگا مجلس عاملہ کا اجلاس ہر تین ماہ بعد ضروری ہے۔ ہنگامی حالات میں جب چاہیں اجلاس بلا سکتے ہیں۔ اجلاس کی طلبی وایجنڈا مہتمم کی طرف سے جاری ہوگا۔

دفعہ نمبر10 مالیات:۔ انجمن کا تمام حساب کتاب باقاعدہ باضابطہ رکھا جائے گا ضرورت سے زائد سرمایا کسی منظور شدہ بینک میں جمع کرایا جائے گا۔ بینک میں مہتمم جنرل سیکرٹری اور خزانچی کے تین دستخط دیے جائیں گے مہتمم کے دستخط لازمی ہوں گے ان کے ساتھ پہلے نمبر پر خزانچی اور دوسرے نمبر پر جنرل سیکرٹری کے دستخط شامل ہونے سے سرمایا کی برآمدگی ہوسکے گی۔

دفعہ نمبر11

(الف) انجمن پورے ملک میں جہاں بھی دینی ضرورت سمجھے شاخ قائم کرسکے گی۔ ان تمام شاخوں کا اندراج سٹاک رجسٹر میں مرکزی دفتر میں ہوگا۔ ان ذیلی شاخوں کے انتظام والصرام کے لئے وہاں کے حالات اور متعلقہ اشخاص کے مشورہ سے ذیلی باڈی تشکیل دی جائے گی۔ ہر شاخ کے سربراہ کا نام ناظم اعلیٰ ہوگا۔ ضرورت کے وقت مرکزی انجمن ان ذیلی شاخوں کی مدد کرسکے گی، اور اگر ذیلی شاخوں کے پاس ان کی ضروریات سے زائد سرمایہ ہو تو وہ مرکزی انجمن کے فنڈ میں جمع کرادیں گے۔ کسی بھی جگہ یا مقام پر کوئی بھی ادارہ یا مسجد ہو اور اس کی انتظامیہ متفقہ طور پر اس کی سرپرستی انجمن کو دینا چاہیں تو انجمن قبول کرے گی۔ ان تمام شاخوں کا حساب علیحدہ علیحدہ رکھا جائے گا۔ اور آڈٹ کا طریقے کار مجلس شوریٰ طے کرے گی۔

دفعہ نمبر12 اختتام انجمن

جب تک انجمن کا ایک فرد بھی زندہ ہے اور وہ ان اغراض ومقاصد کو پورا کرنے کا عزم بل جزم رکھے گا تو انجمن ختم نہیں ہوسکے گی اور اگر کسی وقت تمام ممبران مل کر اس نظام کو ختم کرنا چاہیں تو اس کا تمام ریکارڈ تمام منقولہ غیر منقولہ جائیداد کسی ایسی انجمن کو منتقل کردیجائے گی جو سوسائٹیز رجسٹریشن ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ہو اور اس کا الحاق وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ہو اس کا فیصلہ اسی انجمن کے ممبران کو کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔ اگر وہ فیصلہ نہ کرسکیں تو جناب محترم رجسٹرار صاحب حتمی فیصلہ کرنے کے مجاز ہوں گے۔

ہم درج ذیل عہدے داران جن کے نام وپتے درج ہیں اقرار صالح کرتے ہیں کہ ہم ان تمام قواعد وضوابط کے پابند رہیں گے۔

1۔ مہتمم	2۔ نائب مہتمم	3۔ جنرل سیکرٹری

مدرسہ جامعہ شمس العلوم الاسلامیہ للبنین والبنات (رجسٹرڈ)

فون:0938-430579 موبائل:0300-5733764

اسماعیلہ ضلع صوابی پاکستان صوبہ سرحد

حوالہ نمبر______ تاریخ______

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

امابعد

مکرمی جناب ناظم اعلیٰ اتحادالمدارس العربیہ پاکستان (مردان)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

بندہ نے 3 اکتوبر 2005ء کو بہت مجبوری کے تحت اتحادالمدارس العربیہ کی صدارت کو قبول کیا تھا جس کا اعلان ایک پرُ ہجوم پریس کانفرنس کے ذریعے ملک بھر کے اخبارات میں شائع ہوا چونکہ پاکستان اور آزاد کشمیر سمیت سب سے بڑا دینی اور تعلیمی بورڈ جس کی سرپرستی ہمارے شیخ، الشیخ حضرت العلامہ شیخ الحدیث سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم فرمارہے ہیں اور اکابر علامہ اکثر وبیشتر انہی سے اپنے ادارے ملحق کیے ہوئے ہیں۔ اور وہی طریقہ کار کے مطابق اپنے سالانہ امتحانات کرارہے ہیں مگر اتحادالمدارس العربیہ جو 1984 میں اس کے مقابلے میں بنا جس کی کوئی باضابطہ کوئی مستحکم نیٹ ورک نہیں ہے۔ اور نہ اس کا بانی حاجی انعام الرحمان صاحب مرحوم اس فیلڈ کے آدمی تھے رئیس الوفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم اور ناظم اعلیٰ جناب حضرت مولانا قاری حنیف جالندھری صاحب اسے تنبیہ دینے کے لئے چند سال قبل مردان تشریف لائے تھے مگر وہ راضی نہ ہوئے اور ایک ایسے کام کی بنیاد رکھی جو بعد میں نبھا نہ سکے میں اپنے عہد صدارت یعنی پانچ ماہ میں کوشش کی کہ کس طریقے سے ان ذمہ دار افراد کو سمجھایا جائے مگر ناکام رہا اور آخرکار میں نے اپنے شیخ حضرت رئیس الوفاق مولانا سلیم اللہ خان صاحب کے فرمان کے مطابق استعفیٰ دے دیا اس لئے میں اپنا یہ استعفیٰ اخبارات اور رسائل کے ذریعے ارباب اختیار خصوصاً وزارت مذہبی امور جن کے ساتھ ہمارے اتحاد کے حوالے سے Mettings ہوتے رہے پہنچانا چاہتا ہوں تاکہ آئندہ کے لئے میں عہد صدارت سے مبرا ہوں لہذا عہدہ وصدارت کی حیثیت سے میرے ساتھ کسی قسم کا رابطہ نہ کیا جائے اور چاروں صوبائی ناظمین امتحانات کو بھی میرا یہی پیغام ہے۔

والسلام

مولانا حافظ ڈاکٹر عبدالاول بنوری مہتمم جامعہ شمس العلوم الاسلامیہ اسماعیلہ صوابی صوبہ سرحد